تکبر کا انجام

مع

مسلمان کو حقیر جاننے کی مذمت

10/19/2017

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔**یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں ،البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ "شامی" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تقرب نشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس (10) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے دس (10) بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سو (100) رحمتیں بھیجتا ہے اور جس نے سو (100) بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس

پر ہزار (1000) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جس نے ہزار (1000) بار دُرُودِ پاک پڑھا تو میں اور وہ جنت کے دروازے پر ایک ساتھ ہوں گے۔[1]

درد و آلام میں تسکین انہیں ملتی ہے
نام ان کا جو مصیبت میں لیا کرتے ہیں

(وسائل بخشش، ص۲۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کیلئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا

---

1 ... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ... الخ، ص ۲۶۱

2 ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا جس میں ہم سب اپنی زندگی گزار رہے ہیں یہ درحقیقت آخرت کی کھیتی ہے اور زندگی، موت تک پہچانے والا ایک سفر ہے، لہٰذا ہمارا ہر اچھا بُرا عمل آخرت کیلئے ذخیرہ ہو رہا ہے اور ہماری ہر سانس ہمیں موت کے قریب کر رہی ہے۔ سمجھدار (Wise) انسان وہی ہے جو اپنی سانسیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اطاعت و فرمانبرداری میں گزارے، آخرت میں نفع دینے والے اعمال کرے اور نقصان دہ اعمال سے خود کو دُور رکھے۔ یاد رہے! چوری شراب نوشی اور بدنگاہی جیسے ظاہری گُناہوں سے بچنے کے ساتھ ساتھ باطنی گُناہوں کی معلومات اوران سے بچنا بھی ضروری ہے۔ باطنی گناہوں سے مراد وہ گناہ ہیں جن کا تعلق دل سے ہوتا ہے مثلاً بغض و عداوت، حسد، ریاکاری اور خود پسندی وغیرہ، اِن گناہوں کو پہچاننا قدرے مشکل ہے، اس لئے اِن سے بچنا بھی دُشوار ہے، انہی باطنی گُناہوں میں سے ایک انتہائی خطرناک گُناہ "**تکبُّر**" (Arrogance) بھی ہے، تکبُّر ایک ایسا مُہلِک (یعنی ہلاک کردینے والا) مرض ہے کہ کئی بُرائیوں کو اپنے ساتھ لاتا ہے اور کئی اچھائیوں سے آدمی کو محروم کر دیتا ہے۔ چُنانچہ حجۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **متکبِّر** شخص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے، اپنے مسلمان بھائی کیلئے پسند نہیں کر سکتا، ایسا شخص عاجزی پر بھی قادر نہیں ہوتا جو تقویٰ و پرہیز گاری کی جڑ ہے، کینہ بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عزّت بچانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عزّت کی وجہ سے غُصّہ نہیں چھوڑ سکتا، حسد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کر سکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے الغرض متکبِّر آدمی اپنا بھرم

رکھنے کیلئے ہر بُرائی کرنے پر مجبور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔[1]

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے اپنے اندر عاجزی پیدا کریں اور تکبُّر جیسی بُری آفت سے اپنے آپ کو کوسوں دُور رکھیں، آج کے اس بیان میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم تکبُّر کے انجام اور کسی مسلمان کو حقیر جاننے کی مذمت کے بارے میں سُنیں گے۔ آیئے سب سے پہلے اس بارے میں ایک حکایت سُنتے ہیں کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تکبُّر کو کس قدر ناپسند کیا کرتے تھے۔ چنانچہ

تکبُّر سے اعلیٰ حضرت کی ناگواری

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا سیِّد ایُّوب علی رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک صاحِب جن کا نام مجھے یاد نہیں اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجدّدِ دِین ومِلَّت، حضرتِ علّامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی کبھی کبھی اُن کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضور (اعلیٰ حضرت) ان کے یہاں تشریف فرما تھے کہ ان کے محلے کا ایک بیچارہ غریب مسلمان ٹوٹی ہوئی پُرانی چارپائی پر جو صحن (Courtyard) کے کَنارے پڑی تھی، جھجکتے ہوئے بیٹھا ہی تھا کہ صاحِبِ خانہ نے نہایت کڑوے تیوروں سے اُس کی طرف دیکھنا شُروع کیا یہاں تک کہ وہ ندامت سے سر جُھکائے اُٹھ کر چلا گیا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو صاحِبِ خانہ کے اِس مغرورانہ انداز سے سخت تکلیف پہنچی مگر کچھ فرمایا نہیں۔ کچھ دنوں بعد وہ آپ کے یہاں آئے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی چارپائی پر جگہ دی، وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں کریم بخش نامی حجّام (Barber) حُضور (اعلیٰ حضرت) کا خط بنانے کیلئے آئے، وہ اِس فکر میں تھے کہ کہاں

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، باب بیان حقیقۃ الکبر وآفتہ، ۳/۴۲۳ ج ۳، ص ۴۲۳ ملخصًا

www.dawateislami.net

بیٹھوں؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بھائی کریم بخش! کیوں کھڑے ہو؟ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اُن صاحب کے برابر میں بیٹھنے کا اشارہ فرمایا، وہ بیٹھ گئے، پھر ان صاحِب کے غصے (Anger) کی یہ کیفیت تھی کہ جیسے سانپ پُھنکاریں مارتا ہے، وہ فوراً اُٹھ کر چلے گئے، پھر کبھی نہ آئے۔ خلافِ معمول جب عرصہ گزر گیا تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اب فُلاں صاحِب تشریف نہیں لاتے! پھر خود ہی فرمایا: میں بھی ایسے متکبِّر مغرور شخص سے ملنا نہیں چاہتا۔[1]

تُونے باطل کو مِٹا کر دِین کو بخشی جِلا
سنّتوں کو پھر جِلایا اے امام احمد رضا

(وسائل بخشش مرمم،۵۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے چند مدنی پھول حاصل ہوئے: (1) جس کے دل میں تکبُّر ہوتا ہے، وہ غریب یا عام لوگوں کو اپنے قریب بیٹھنے کے لائق نہیں سمجھتا (2) غرور و تکبُّر کے مارے ہوئے شخص پر نصیحت کا اثر انداز ہونا نہایت ہی مشکل ہے اور وہ اپنے تکبُّر کے سبب بعض اوقات نیک لوگوں کی صحبت سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب تکبُّر کرنے والے کے برابر میں ایک حجّام (Barber) کو یہ کہہ کر بٹھایا کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور یوں اشارۃً مُتکبِّر شخص کو تکبُّر کرنے اور مسلمان کو کمتر سمجھنے سے باز آنے کی نصیحت کرنی چاہی تو وہ شخص نصیحت قبول کرنے کے بجائے وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے ولیُّ اللہ کی صحبت سے محروم ہو گیا، (3) تکبُّر کرنا اور کسی مسلمان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنا ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ

---

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۱۰۵ ملخصًا

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ عمل تھا یہی وجہ ہے کہ جب اس مُتکبّر شخص نے اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی بارگاہ میں آنا جانا چھوڑ دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں بھی ایسے شخص سے ملنا نہیں چاہتا، (4) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور برگزیدہ بندے امیر و غریب، گورے کالے، حرفت(دستکاری) و پیشے (Professions) اور ذات پات کا لحاظ کئے بغیر تمام مسلمانوں سے اُخوّت و بھائی چارے کا سلوک کیا کرتے اور ہر مسلمان کو عزت کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے، یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ جیسی عظیم علمی وروحانی شخصیت نے ایک حجّام کو اپنی چارپائی پر بٹھانے میں کوئی عار محسوس نہیں کی۔ اسی طرح کی عاجزی وانکساری سے بھرپور حسنِ سلوک سے مُتعلّق ایک واقعہ محدِّثِ اعظم پاکستان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا بھی ہے۔ چنانچہ

دیہاتیوں کو نیچے نہ بیٹھنے دیا

مُحدِّث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا **محمد سردار احمد چشتی قادری** رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی خدمت میں دو دیہاتی (یعنی گاؤں دیہات کے رہنے والے) ایک مسئلہ پوچھنے کیلئے حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت چارپائی پر جلوہ گر تھے، دیہاتیوں نے آپ کے علمی مقام کا پاس کرتے ہوئے زمین پر بیٹھنا چاہا، مگر آپ نے عاجزی کرتے ہوئے اُن دیہاتیوں کو اِصرار کرکے نہ صرف چارپائی پر بٹھایا بلکہ اپنی چارپائی کے سرہانے کی طرف بٹھایا۔ حکم کی تعمیل کیلئے انہیں آپ کے برابر بیٹھنا پڑا اور آپ نے ان کے مسئلے کا جواب مرحمت فرمایا۔[1]

آپ کے اخلاق تھے ، خلقِ عظیم مصطفی	کیا مبارک آپ کے کردار تھے شیخ الحدیث
تھے مبلغ آپ تکریمِ شہ لولاک کے	واصفِ اصحاب اور انصار تھے شیخ الحدیث

1 . . . حیات محدّث اعظم، ص۱۹۳ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

(حیاتِ محدث اعظم، ص ۴۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ والوں کے اخلاق کس قدر بلند ہوا کرتے تھے کہ وہ اپنے علم و عمل، تقویٰ و پرہیز گاری اور اچھے اوصاف کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقرّب، لوگوں کی نظر میں معزّز اور مخلوقِ خدا سے حقیقتاً افضل ہونے کے باوجود بھی خود کو دوسروں سے افضل سمجھنے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے عاجزی اختیار کیا کرتے تھے جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه اور محدّثِ اعظم پاکستان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے بارے میں ہم نے سُنا کہ انہوں نے اپنے یہاں آنے والے عام لوگوں کی بھی عزّت افزائی فرمائی بلکہ محدّثِ اعظم پاکستان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے تو دیہاتیوں کو اپنی چارپائی کے سرہانے کی طرف بٹھایا، جس میں پائنتی کی طرف بٹھانے کے مقابلے میں زیادہ عزّت افزائی ہے، یقیناً یہ حضرات جانتے تھے کہ کسی سے افضل ہونے میں اور اپنے آپ کو کسی سے افضل سمجھنے میں بڑا فرق ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے مال و منال، حُسن و جمال یا علم و کمال وغیرہ میں کسی سے افضل ہونا بُرا نہیں مگر تکبُّر کرتے ہوئے اپنے آپ کو کسی مسلمان سے افضل سمجھنا بہت بُرا ہے ،لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اِن مبارَک ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی اختیار کریں اور تکبُّر سے اجتناب کریں، عاجزی میں دُنیا و آخرت کی بھلائیاں ہی بھلائیاں ہیں اور تکبُّر میں خسارہ ہی خسارہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے جس درجے کی عاجزی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُسی درجے بلند فرمادیتا ہے حتّٰی کہ اسے اعلیٰ عِلِّیِّین (سب سے بلند درجے) میں کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقابلے میں جس درجے کا تکبُّر کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ

اُسے اُسی درجے گرا دیتا ہے حتی کہ اُسے اَسْفَلُ السَّافِلِین(سب سے نچلے درجے) میں کر دیتا ہے۔[1]

اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جو اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عاجزی اختیار کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرمائے گا اور جو اس کے سامنے اپنی بڑائی کا اظہار کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے رُسوا کر دے گا۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان احادیثِ مبارکہ میں خود کو افضل و بہتر سمجھنے والوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ جو شخص تکبُّر کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ذلیل ورُسوا ہو، اس کا دُنیاوی عزّت ووقار یقیناً کسی کام کا نہیں کیونکہ حقیقی عزّت و وقار تو یہی ہے کہ بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے عاجزی اختیار کرے اور اس کی بارگاہ میں معزّز و مکرّم ہو جائے۔ آیئے! عاجزی اختیار کرنے اور تکبُّر کی ہلاکت خیزیوں سے بچنے کا جذبہ اپنے دل میں پیدا کرنے کیلئے تکبُّر کی مذمت کے بارے میں 4 فرامینِ خداوندی سُنتے ہیں:

چنانچہ پارہ 14 سُوْرَۃُ نَحْل آیت نمبر 23 میں خدائے رحمٰن کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِیْنَ ﴿۲۳﴾	تَرْجَمَۂ کنزالایمان: بے شک وہ مغروروں کو پسند نہیں فرماتا۔

پارہ 24 سُوْرَۃُ مؤمن آیت نمبر 35 میں رَبُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾	تَرْجَمَۂ کنز الایمان: اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے متکبّر سرکش کے سارے دل پر۔

پارہ 24 سُوْرَۃُ مؤمن آیت نمبر 60 میں خدائے جبّار وقہّار ارشاد فرماتا ہے:

1…الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الحظروالاباحۃ، باب التواضع والکبر والعجب، ۷/۴۷۵، حدیث: ۵۶۴۹

2…المعجم الاوسط، باب الف، ۵/۳۹۰، حدیث: ۷۷۱۱

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَہَنَّمَ دٰخِرِیۡنَ ﴿۶۰﴾ (پ ۲۴، المؤمن: ۶۰)

تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے (تکبُّر کرتے) ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر۔

پارہ 9 سُوْرَۂ اَعْراف آیت نمبر 146 میں فرمانِ رَبُّ الْعباد ہے:

سَاَصۡرِفُ عَنۡ اٰیٰتِیَ الَّذِیۡنَ یَتَکَبَّرُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ ؕ

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور میں اپنی آیتوں سے انہیں پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں۔

مُفَسِّرِ قرآن حضرت سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آخری آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ تکبُّر کرنے والے نہ قرآنی آیات میں غور و فکر کر سکیں گے نہ ان سے عِبرت حاصل کریں گے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنا آپ نے کہ بندوں کے حق میں تکبُّر کس قدر ہلاکت خیز خصلت ہے کہ تکبُّر کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک ناپسندیدہ بندے ہیں، ایسے بدنصیبوں کے دلوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ مہر لگا دیتا ہے، تکبُّر کرنے والے قرآنی آیات میں غور و فکر کرنے اور ان سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں اور ایسے بدبخت ذلیل و رُسوا ہو کر جہنم (Hell) میں جائیں گے۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ

بد قسمتی سے اس قدر وعیدوں کے باوجود بھی بعض نادان لوگ غرور و تکبُّر کے نشے میں اس قدر بدمست رہتے ہیں کہ غریبوں، فقیروں، مسکینوں، یتیموں، اسی طرح دِینی یا دُنیوی اعتبار سے اپنے سے کم مرتبے والوں کی عزّت کرنا، انہیں سلام کرنا یا ان کے سلام کا جواب دینا، ان کے ساتھ آپ جناب سے

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، باب بیان حقیقۃ الکبر وآفتہ، ۳/۴۲۳ مفہوما

www.dawateislami.net

گفتگو کرنا، ان کے پاس بیٹھنا یا انہیں اپنے ساتھ بٹھانا، ان کے یہاں کسی تقریب میں شرکت کرنا یا انہیں اپنی کسی تقریب میں دعوت دینا، ان سے غلطی سرزد ہو جانے پر عفو و درگزر سے کام لینا، ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا یا اپنے ساتھ بٹھا کر کھلانا، ان کے ساتھ تعلقات (Relations) قائم رکھنا اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا وغیرہ اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ بالفرض کوئی دردمند مسلمان انہیں بُرائی میں مبتلا دیکھ کر نصیحت کر دے یا غلطی سے کسی مسلمان کی زبان سے ان کی شان کے خلاف کوئی بات نکل جائے تو اس بے چارے کی تو شامت ہی آجاتی ہے اور اسے سب کے سامنے کھری کھری سنائی جاتی ہے مثلاً مجھے جانتا نہیں میں کون ہوں؟ تیری ہمت کیسے ہوئی، میرے سامنے اونچی آواز سے بات کرنے کی؟ ذرا اپنی اوقات تو دیکھ! دو ٹکے کا نہیں ہے اور مجھے نصیحت کرنے چلا، دو منٹ میں چھٹی کا دودھ یاد دلا دُوں گا، ایک لگا دیا نا تو دن میں تارے نظر آنے لگیں گے! وغیرہ وغیرہ۔ یاد رکھئے! دولت و وزارت، عہدہ و منصب، صحت و طاقت، ذات پات، رعب و دبدبہ وغیرہ سب عارضی و فانی ہیں لہٰذا ان چیزوں کے گھمنڈ میں مبتلا ہو کر مسلمانوں کو حقیر سمجھنے والوں کو چاہئے کہ وہ غرور و تکبُّر کی آفتیں اپنے پیشِ نظر رکھیں اور عاجزی و انکساری اپناتے ہوئے خلقِ خدا کی ہمدردی کے جذبات اپنے دل میں پیدا کریں ورنہ یاد رکھیں! اگر تکبُّر کے سبب جہنم میں جھونک دیا گیا تو خدا کی قسم! جہنم کا عذاب برداشت نہ ہو سکے گا۔ آیئے! غرور و تکبُّر کی تباہ کاریوں پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے سنئے اور اس بُری عادت سے سچی توبہ کیجئے۔ چنانچہ

1. ارشاد فرمایا: بدتر (Worst) ہے، وہ شخص جس نے اپنے آپ کو اچھا سمجھا اور تکبُّر کیا اور خدائے بزرگ و برتر کو بھول گیا۔ (1)

---

1 . . . سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة، ۴/۲۰۳، حدیث: ۲۴۵۶

www.dawateislami.net

2. ارشاد فرمایا: بے شک جہنّم میں ایک مقام ہے جس میں تکبُّر کرنے والوں کو ڈال کر اوپر سے بند کر دیا جائے گا۔[1]

3. ارشاد فرمایا کہ متکبِّرین کو قیامت کے دن چیونٹیاں (Ants) بنا کر انسانی شکلوں میں اٹھایا جائے گا کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز ان پر غالب آجائے گی پھر انہیں جہنم کے ایک قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا جسے "بُوْلَس" کہا جاتا ہے، وہاں آگوں کی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گی (یہی نہیں بلکہ) انہیں طِیْنَۃُ الْخَبَال یعنی جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔[2]

4. ارشاد فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان ہو گا وہ جہنم میں داخل نہ ہو گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبُّر ہو گا وہ جنت میں داخل نہ ہو گا۔[3]

حضرت علامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: جنت میں داخل نہ ہونے سے مُراد یہ ہے کہ تکبُّر کے ساتھ کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا بلکہ عذاب بھگتنے کے ذریعے یا اللہ تعالٰی کے عَفْو و کرم سے تکبُّر اور ہر بُری خصلت سے پاک وصاف ہو کر جنّت میں داخِل ہو گا۔[4]

امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری دامت برکاتھم العالیہ غُلامانِ رسول کو **سمجھاتے اور نیکی کی دعوت** سے مالامال مدنی پھول عطا فرماتے ہوئے اپنے مجموعہ کلام "**وسائلِ بخشش**" میں فرماتے ہیں:

خوب انساں کو کرتی ہے رُسوا　　جب زباں بے لگام ہوتی ہے

---

1 ... مساوی الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی ذم العجب والکبر...الخ، ص ۲۳۴، حدیث: ۵۷۷
2 ... مسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/۵۹۶، حدیث: ۶۶۸۹
3 ... مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر و بیانہ، ص ۶۱، حدیث: ۲۶۶
4 ... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب الغضب والکبر، ج ۸، ص ۸۲۸، ۸۲۹

www.dawateislami.net

گر تکبُّر ہو دِل میں ذرّہ بھر سُن لو جنّت حرام ہوتی ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص495)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ تکبُّر کس قدر ہلاکت خیز بیماری ہے کہ جس بدنصیب کو یہ بیماری لگ جائے اسے تباہی و بربادی کے دہانے لاکھڑا کرتی اور بالآخر اسے جہنم کا حقدار بنا دیتی ہے، لِہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ ہم اپنے کمزور بدن پر ترس کھائیں اور جہنم کی تباہ کاریوں سے اپنے آپ کو ڈرائیں، جب بھی نفس و شیطان کسی مسلمان کو حقیر جاننے اور غرور و تکبُّر کا مظاہرہ کرنے پر اُبھاریں تو انسان کو اپنے ماضی، اپنی اوقات اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطاؤں پر غور کرنا چاہئے کہ پہلے میں بھی فُلاں فُلاں نعمت و خوبی سے محروم تھا، میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر فضل ہوا اور اُس نے مجھ جیسے بے اوقات کو اپنی نعمتوں اور بے پناہ خوبیوں سے نہال فرمایا مگر ان نعمتوں اور خوبیوں کا شکر کرنے کے بجائے میں اس کی نافرمانی کرتے ہوئے گھمنڈ و تکبُّر کے گناہ میں مبتلا ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ میری بے حسی اور ناشکری کے سبب یہ نعمتیں مجھ سے چھن جائیں اور جس کو میں حقیر سمجھ رہا ہوں اسے دے دی جائیں۔

آیئے! اس ضمن میں دو(2) انتہائی فکر انگیز حکایات سنتے ہیں: چنانچہ

اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں

ایاز، سلطان محمود غزنوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک ادنیٰ غُلام تھا، پھر ترقی کرتے کرتے اس کا محبوب ترین وزیر بن گیا۔ ایاز کی کامیابیاں حاسِدین درباریوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔ وہ موقع کی تاک میں رہتے تھے کہ کسی طرح ایاز کو محمود کی نظروں سے گِرا دیں۔ آخر کار انہیں ایک موقع مل ہی

www.dawateislami.net

گیا۔ ہوا یوں کہ ایاز کا معمول تھا کہ روزانہ مخصوص وقت میں ایک کمرے میں چلا جاتا اور کچھ دیر گزار کر واپس آجاتا۔ درباریوں نے محمود کے کان بھرنا شروع کیئے کہ ضرور ایاز نے شاہی خزانے میں خُرد بُرد (یعنی ہیرا پھیری) کر کے مال جمع کر رکھا ہے، جسے دیکھنے کے لئے کمرہ خاص میں جاتا ہے، وہ اس کمرے کو تالا (Lock) لگا کر رکھتا ہے اور کسی اور کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔ محمود کو اگرچہ ایاز پر مکمل اعتماد تھا مگر درباریوں کو مطمئن کرنے کے لئے ایک وزیر کو کہا کہ اُس کمرے کا تالا توڑ ڈالو، وہاں جو کچھ ملے وہ تمہارا ہے۔ وزیر اور دیگر درباری خوشی خوشی ایاز کے کمرے میں جا گھُسے۔ مگر یہ کیا! وہاں ایک پُرانے بوسیدہ لباس اور چپلوں کے سِوا کچھ تھا ہی نہیں۔ درباریوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ محمود نے ایاز سے ان کپڑوں اور چپلوں کے بارے میں دریافت کیا تو اُس نے بتایا کہ یہ میری غلامی کے دور کی یادگار ہیں، جنہیں دیکھ کر میں اپنی اوقات یاد رکھتا ہوں اور خود کو موجودہ عُروج (یعنی ترقّی) پر تکبُّر میں مبتلا نہیں ہونے دیتا۔ یہ سُن کر محمود اپنے وفادار خادِم ایاز سے اور زیادہ متأثر نظر آنے لگا اور درباریوں کا منہ کالا ہوا۔ (1)

دیدے یا ربّ مجھ کو وفا دَر نہ چھُوٹے مُرشِد کا
لب پہ رہے بس یہ ہی صدا پِیر میرا پیارا پِیر میرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنا آپ نے کہ جو لوگ اپنی اوقات یاد رکھتے ہیں اور منصب و مرتبہ ملنے کے باوجود اپنے آپ کو بڑا نہیں سمجھتے اور تکبُّر سے اپنا دامن بچاتے ہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے مقام و مرتبے

---

1 ... تکبُّر، ص ۶۵

www.dawateislami.net

میں مزید اضافہ فرمادیتا ہے آیئے! اب ایک ایسے شخص کا دل دہلا دینے والا واقعہ سُنتے ہیں، جس سے گھمنڈ و غرور کے سبب نعمتیں سلب کرلی گئیں۔ چنانچہ

فقیر کو دُھتکارنے والا فقیر بن گیا

ایک شکستہ حال فقیر نے ایک مالدار (Rich man) شخص کے سامنے دستِ سوال دراز کیا مگر مالدار شخص نے فریادرسی کرنے کے بجائے اُلٹا اس پر زبان سے نیزہ زَنی شروع کردی اور اسے خوب ذلیل کیا، فقیر کا دل خون خون ہوگیا اور جذبات میں ایک آہ بھر کر کہا: تمہارے غصّہ کرنے کی وجہ شاید یہ ہے کہ تمہیں بھیک مانگنے کی ذِلّت کا احساس نہیں۔ یہ جُملہ سُن کر مالدار شخص آگ بگولا ہوگیا اور فقیر کو غلام کے ذریعے دھکے دلوا کر باہر نکلوادیا۔ خدا کا کرنا یوں ہوا کہ وہ مغرور مالدار کچھ عرصہ بعد قلّاش ہوگیا اور محتاجی نے اس کے آنگن میں بسیرہ کرلیا، دوست، رشتے دار اور غلام و دربان سب چُھوٹ گئے اور یہ شخص سڑک پر آگیا۔ جس غلام نے فقیر کو اپنے آقا کے حکم سے دھکے دے کر نکالا تھا، اسے ایک نئے مالدار آقا نے خرید لیا۔ یہ آقا بہت نرم دل، فریادرس اور مہربان تھا، غریبوں، فقیروں کی امداد کرنے سے زیادہ اسے کسی چیز میں خوشی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ہر وقت اس کے دروازے پر منگتوں اور ضرورت مندوں کا ہجوم (Crowd) لگا رہتا تھا۔ ایک رات کسی فقیر نے اس کے دروازے پر صدا لگائی، غلام نے فقیر کی مدد کرنے کی نیت سے جیسے ہی دروازہ کھولا، اس کی چیخ نکل گئی کیونکہ سامنے موجود فقیر کوئی اور نہیں اس کا پُرانا مغرور آقا تھا، اپنے پُرانے آقا کی یہ حالت دیکھ کر غلام آبدیدہ ہوگیا اور اس کی امداد کرکے اپنے موجودہ آقا کے پاس چلا آیا۔ آقا نے جب غلام کو آزُردہ و آبدیدہ دیکھا تو پوچھا: کیا کسی نے تمہیں کوئی تکلیف پہنچائی ہے؟ یہ سن کر غلام نے اپنے پرانے آقا کا سارا حال اس کے گوش گزار کردیا، ساری کہانی (Story) سننے کے بعد آقا بولا: میں وہی فقیر ہوں، جسے

اس نے دھکے دلوا کر نکلوادیا تھا اور آج دیکھو کہ وقت کی کایا کیسی پلٹی ہے کہ قدرت نے اسے میرے ہی دروازے پر بھیک مانگنے کے لئے لا کھڑا کیا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حکایت عقلمندوں کیلئے واقعی زبردست تازیانۂ عبرت ہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال و دولت، حسن و وجاہت یا کسی بھی اعتبار سے ہمیں دوسروں پر فضیلت عطا فرمائی ہے تو ہمیں گھمنڈ و تکبُّر میں مبتلا ہو کر دوسروں کو حقیر جاننے ان کا مذاق اُڑانے، دُھتکارنے اور اُنہیں ذلیل کرنے کے بجائے ہوش کے ناخُن لینے چاہئیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا چاہئے ورنہ یاد رکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پکڑ بہت سخت ہے۔

فخرو غرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا   یاربّ! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجزی کا

ایماں پہ ربّ رحمت دیدے تُو استقامت   دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا

(وسائلِ بخشش مرمم، ۱۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کتاب ”تکبُّر“ کا تعارف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تکبُّر سے نجات اور اس کی دِینی و دُنیوی ہلاکتوں کی معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 97 صفحات پر مشتمل کتاب **”تکبُّر“** کا مطالعہ بہت مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کتاب میں تکبُّر سے بچنے کی فضیلت، تکبُّر کی اقسام، تکبُّر کے نُقصانات، تکبُّر کی 19 علامات، تکبُّر کے مختلف انداز، تکبُّر پر اُبھارنے والے 8 اسباب، تکبُّر کا علاج اور اس

---

1 ... بوستان سعدی، باب دوم در احسان، ص ۸۰

www.dawateislami.net

کے علاوہ دیگر کئی معلوماتی مدنی پھولوں کو انتہائی آسان سبق آموز انداز میں بیان کیا گیا ہے، لہٰذا آج ہی اس کتاب کو مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ھدیۃً طلب فرمایئے، خود بھی پڑھیئے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی ترغیب دلایئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ **(Download)** اور پرنٹ آؤٹ **(Print Out)** بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم تاریخ کے اوراق کا مطالعہ کریں تو عبرت کے بے شمار نمونے ہمیں نظر آئیں گے مثلاً بہت سے ایسے ظالم و جابر لوگ بھی گزرے جن کا شمار دنیا کے طاقتور افراد میں ہوتا تھا، جن کے پاس نعمتوں کے خزانے موجود تھے، جن کے حکم کی خلاف ورزی کرنا گویا موت کو دعوت دینا تھا، جو زمین پر اکڑ اکڑ کر چلتے تھے، جن کے ظلم و جبر کے نہ صرف کارنامے سُن کر بلکہ ان کا نام سُن کر ہی لوگ لرز جاتے تھے، جو لوگوں کو جوتی کی نوک پر رکھتے تھے، غرض یہ کہ ان کا غرور و تکبُّر اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا، مگر شاید وہ اس بات سے بے پروا تھے کہ ایک دن انہیں بھی مرنا ہے اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے، بالآخر موت نے ان غرور و تکبُّر کے ماروں کو اپنے شِکنجے (Grasp) میں لے کر خاک میں مِلا دیا، انہیں بلند و بالا محلات سے اُٹھا کر تنگ و تاریک قبر کے گڑھے میں لا پھینکا، ان کا نام ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹا دیا اور دوسروں کیلئے نشانِ عبرت بنا دیا۔ آیئے! ایسے ہی ایک مغرور بادشاہ کی موت کی عبرت آموز حکایت سنئے اور نصیحت کے مدنی پھول چُن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

مغرور بادشاہ کی موت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "عُیُون الحکایات (حصہ دوم)" میں ہے: حضرت سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بہت بڑی سلطنت (Kingdom) کے بادشاہ نے ارادہ کیا کہ میں اپنے سارے ملک کا گشت کروں۔ چنانچہ اس نے اپنا بہترین لباس منگوایا لیکن وہ پسند نہ آیا، پھر اس سے عمدہ لباس منگوایا، لیکن پسند نہ آیا۔ بالآخر سینکڑوں لباسوں میں سے اسے اپنی پسند کا جوڑا مل گیا۔ پھر گھوڑے لائے گئے تو ان میں سے کوئی گھوڑا پسند نہ آیا، آخر کار ہزاروں گھوڑوں میں سے اُسے اپنی پسند کا گھوڑا مل گیا۔ اب بادشاہ بڑی شان و شوکت سے لشکر کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوا، راستے میں ابلیسِ لعین نے بہکایا تو غرور و تکبُّر کی آفت میں مبتلا ہو گیا اور گردن اَکڑائے بڑے شاہانہ انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ غرور و تکبُّر کی وجہ سے لوگوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھتا تھا۔ راستے میں ایک ضعیف و ناتواں شخص بوسیدہ کپڑوں میں نظر آیا، اس نے سلام کیا لیکن بادشاہ نے نہ تو جواب دیا نہ ہی اس کی طرف دیکھا۔ اس نے کہا: اے بادشاہ! مجھے تجھ سے ضروری کام ہے۔ بادشاہ نے اس کی بات سُنی اَن سُنی کر دی۔ اس نے آگے بڑھ کر گھوڑے کی لگام پکڑلی۔ بادشاہ (King) نے تِلمِلا کر کہا: لگام چھوڑ! تُو نے ایسی حرکت کی ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے ایسی جرأت نہیں کی۔ کہا: مجھے تجھ سے بہت ضروری کام ہے۔ بادشاہ نے کہا: ابھی تُو ہمارا مہمان بن جا! واپسی پر تیری بات سُن لوں گا۔ کہا: ہرگز نہیں! خدا کی قسم! مجھے ابھی تجھ سے کام ہے۔ بادشاہ نے کہا: بتا! کیا کام ہے؟ کہا: ایک راز کی بات ہے، میں چاہتا ہوں کہ صرف تجھے ہی معلوم ہو، لا! اپنا کان میرے قریب کر۔ بادشاہ نے سر جھکایا تو اس نے کہا: میں مَلَکُ الْمَوْت ہوں، تیری رُوح قبض کرنے آیا ہوں۔ یہ سننا تھا کہ بادشاہ مارے دہشت کے تھر

www.dawateislami.net

تھر کانپنے لگا، رنگ متغیر ہو گیا، اس نے خوف زدہ لہجے میں کہا: اس وقت مجھے کچھ مہلت دے دو، تا کہ میں جس کام سے نکلا ہوں اسے پورا کر آؤں، پھر تم جو چاہے کرنا۔ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: اللہ کی قسم! تُو اپنی سلطنت کو اب کبھی نہ دیکھ سکے گا۔ بادشاہ نے منّت سماجت کرتے ہوئے کہا: اچھا! مجھے میرے گھر والوں کے پاس ہی جانے کی مہلت دے دو۔ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہر گز نہیں، خدا کی قسم! اب تُو کبھی بھی اپنے اہل و عیال (Family) سے نہ مل سکے گا۔ یہ کہہ کر اس کی رُوح قبض کر لی اور اس کا بے جان جسم گھوڑے سے زمین پر آ پڑا۔ (1)

ہے یہاں سے تجھ کو جانا ایک دن قبر میں ہو گا ٹھکانا ایک دن
منہ خدا کو ہے دِکھانا ایک دن اب نہ غفلت میں گنوانا ایک دن
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی دورہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ان آیاتِ مبارکہ، احادیثِ کریمہ اور عبرت و نصیحت کے مدنی پھولوں سے مالا مال حکایات سے عبرت حاصل کریں اور غرور و تکبُّر اور اس جیسی دوسری باطنی بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، جہاں اچھی صحبت حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ مدنی تربیت کے بہت سے مواقع بھی میسر آتے رہتے ہیں، اس کے علاوہ 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ 12

1 . . . عیون الحکایات، حصہ دوم، ص ۳۷۵

www.dawateislami.net

مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "**مدنی دَورہ**" بھی ہے، جس کے ذریعے گھر گھر، دُکان دُکان لوگوں کو نیکی کی دعوت دی جاتی ہے۔ سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر کرنے والے مدنی قافلے کے جدول میں توروزانہ بعد نمازِ عصر "**مدنی دَورہ**" کی ترکیب ہوتی ہے، اس کے علاوہ عَلاقوں، حلقوں میں **ہفتہ وار** یہ مدنی کام تنظیمی طور پر طے ہے۔ کئی خوش نصیب عاشقانِ رسول ہفتے میں ایک سے زائد بار بھی "**مدنی دَورہ**" کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، "**مدنی دَورہ**" بہت ہی اہم مدنی کام ہے، کیونکہ اس مدنی کام کے ذریعے **مسجدیں آباد** ہوتی ہیں، "**مدنی دَورہ**" نیکی کی دعوت کے فضائل پانے کا بہترین ذریعہ ہے، "**مدنی دَورے**" کے ذریعے عِلمِ دِین سیکھنے سکھانے کا موقع ملتا ہے، "**مدنی دَورے**" کی برکت سے **نفل اعتکاف** کی سعادت ملتی ہے، "**مدنی دَورہ**" **مدنی تربیت** کا بہترین ذریعہ ہے، "**مدنی دَورے**" کی برکت سے "**سلام**" کی سُنّت بھی عام ہوتی ہے۔ "**مدنی دَورے**" میں **نفس کی کاٹ** اور **تکبُّر** کا علاج بھی کیا جا سکتا ہے، "**مدنی دَورہ**" **مدنی قافلے** سفر کروانے کی مشین ہے۔ "**مدنی دَورہ**" دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کی **ترقی** کو نمایاں کرتا ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کی دعوت دینا تو ایسا اَہَم فَریضہ ہے کہ تمام ہی اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ خُود سیّدُالانبیاء، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اسی مَقْصَد کیلئے دُنیا میں بھیجا گیا چنانچہ علّامہ زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شرح مواہِب میں فرماتے ہیں کہ بالخُصُوص حج کے زمانے میں حضور نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ مُبارَکہ تھی کہ جب اہلِ عرب کے دُور دراز سے آنے والے قبائل مکّے میں جمع ہوتے تھے، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام قبائل (Tribes) میں دَورہ فرما کر لوگوں کو اِسلام کی دعوت دیتے۔ اسی طرح عرب میں وقتاً فوقتاً بہت سے میلے لگتے تھے، جن میں دُور دراز کے قبائلِ عرب جمع ہوتے تھے۔ ان میلوں میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تبلیغِ اسلام کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ (شرح المواھب، ذکر عرض المصطفٰی...الخ، ۷۳/۲ ملخصاً) لہٰذا ہمیں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مدنی دورے کی ترکیب کرتے رہنا چاہئے، اس مدنی کام کی برکت سے کیسے کیسے مدنی انقلاب برپا ہوتے ہیں، **آیئے!** اس بارے میں بطورِ ترغیب ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چُنانچِہ

"مدنی دورے" کی برکت سے مسجد آباد ہوگئی

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، سنّتوں کی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی والے عاشقانِ رسول کا 12 دن کا مدنی قافلہ بابُ المدینہ (کراچی) سے پنجاب کے ایک شہر "سوہاوہ" کی ایک مسجد میں پہنچا۔ دروازے پر تالا تھا، جُوں تُوں چابی حاصل کی، دروازہ کھولا تو ہر چیز مٹّی سے اَٹی ہوئی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کافی عرصہ سے مسجد بند پڑی ہے۔ اَلحَمْدُ لله عَزَّوَجَلَّ ہم نے مل جُل کر صفائی کی، مدنی دورہ کرکے شہر کے لوگوں کو نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے اُن سے مسجد میں آنے کی التجاء کی۔ افسوس! ہمارے اِخلاص کی کمی کے باعث ایک شخص بھی ساتھ نہ آیا، مگر ہم نے ہمت نہ ہاری، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لیکر قریبی کھیل کے میدان (Play ground) میں داخل ہوگئے اور ڈرتے ڈرتے کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کی خدمت میں نیکی کی دعوت پیش کی۔ اَلحَمْدُ لله عَزَّوَجَلَّ اُن کے دل پَسیج گئے، کئی نوجوان ہاتھوں ہاتھ ہمارے ساتھ چل پڑے، مسجد میں آکر ہمارے ساتھ نمازیں پڑھنے اور سنّتوں بھرے بیانات سُننے کی سعادت حاصل کی، ہماری درخواست پر انہوں نے اس مسجد کو آباد کرنے کی نیت کی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود تقریباً 70 سالہ ایک بزرگ آبدیدہ ہوکر فرمانے لگے، میں تو لوگوں سے مسجد آباد کرنے کے لیے کہتا رہتا تھا مگر میری سُنے کون؟ اَلحَمْدُ لله عَزَّوَجَلَّ آج عاشقانِ رسول کی آمد

اور **مدنی دورے کی برکت** سے ہماری مسجد آباد ہو گئی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مدنی بہار سے مدنی دورے کی برکت کے ساتھ ساتھ اس بات کا بھی بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور مسجد بھرو تحریک میں ہمیں اپنا حصہ ملانے کی کس قدر سخت ضرورت ہے، لہٰذا آیئے! اس نیکی کے کام میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دینے کے لئے اس مدنی ماحول سے منسلک ہو جایئے بلکہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے بیعت ہو کر ان کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جایئے، اولیائے کاملین کی صحبت میں رہنا اور ان سے فیوض و برکات حاصل کرنا یقیناً ایک بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ ان کی صحبت میں رہنا بلندیٔ درجات اور دنیا و آخرت میں نجات کا باعث ہے، ان کی صحبت کی برکت سے انسان کا ظاہر و باطن سنور جاتا ہے، علم و عمل کا جذبہ ملتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا نصیب ہوتی ہے۔ مگر یاد رکھئے! شیطان (Devil) کبھی یہ نہیں چاہتا کہ مسلمان اللہ والوں کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر فضلِ خداوندی کے حقدار بن جائیں۔ لہٰذا وہ کسی بھی طرح انہیں اللہ والوں سے دُور کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے بلکہ بسا اوقات اس مقصد کیلئے اُنہیں غرور و تکبُّر میں بھی مبتلا کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ہم تو کامل و اکمل ہو چکے ہیں، اب ہمیں مزید تربیت کی ضرورت نہیں، ہماری معلومات بھی دیگر لوگوں سے زیادہ ہیں، لوگ ہماری تعریفیں کرتے ہیں، ہمیں عقیدت سے سلام کرتے اور آگے پیچھے گھومتے ہیں، اب ہمیں کسی پیر و مرشد کی ضرورت نہیں اور یوں وہ تکبُّر کا شکار ہو کر مرشدِ کامل کی صحبت اور فیوض و برکات سے محروم ہو جاتے ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں ایک عبرت ناک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

www.dawateislami.net

جنّت غائب ہو گئی

حضرت جُنید بَغدادی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک مرید کو یہ سُوجھی کہ میں کامل ہو گیا ہوں اور اب مجھے پیر کی صحبت و خدمت میں رہنے کی کوئی حاجت نہیں رہی بلکہ میرے لیے اکیلا رہنا بہتر ہے۔ پس وہ گوشہ نشین ہو گیا اور حضرت جُنید بَغدادی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہونا چھوڑ دیا۔ ایک رات اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک اُونٹ (Camel) لے کر آئے ہیں اور اس سے کہہ رہے ہیں کہ وہ اسے لینے آئے ہیں تاکہ وہ یہ رات جنت میں گزارے۔ چنانچہ وہ لوگ اسے اونٹ پر سوار کر کے لے گئے یہاں تک کہ ایک ایسی جگہ پہنچے جو بہت خوبصورت تھی، وہاں کی ہر ہر شے سے حُسن ٹپکتا تھا، نفیس کھانوں کے ساتھ ساتھ میٹھے پانی کے چشمے (Springs) بھی رواں تھے۔ وہ صبح تک وہاں کے مزے لیتا رہا اور جب صبح ہوئی تو اس نے خود کو اپنے حُجرے میں پایا۔ یہ سلسلہ اسی طرح کئی روز تک جاری رہا کہ اسے ہر رات ایسے دکھائی دیتا کہ فِرِشتے اسے سُواری پر بٹھا کر جنّت کی سیر کراتے اور طرح طرح کے میوے کھلاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تکبُّر و غرور کا شکار ہو گیا اور یہ دعوٰی کرنے لگا کہ اس کی حالت اس کمال تک پہنچ چکی ہے کہ اس کی راتیں بھی جنّت میں گزرتی ہیں۔ لوگوں نے اس کی خبر حضرت جُنید بَغدادی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دی تو آپ اُس کے پاس گئے اور دیکھا کہ وہ بڑے ٹھاٹھ سے تکبُّر میں اکڑا بیٹھا ہے۔ آپ نے اس سے کیفیت پوچھی تو اس نے بڑے فخر سے اپنے بلند مقام اور جنّت کی سیر کا ذکر کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: آج جب جنّت میں جاؤ تو 3 مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھنا۔ اس نے کہا: بہت اچھا۔ چنانچہ حسبِ معمول جب وہ جنّت میں پہنچا تو یاد آنے پر محض تجربے کے طور پر اس نے 3 بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھا۔ تو اسے لے جانے والے تمام لوگ چیخ مار کر بھاگ گئے اور وہ کیا دیکھتا ہے کہ جنّت

www.dawateislami.net

فوراً اس کی آنکھوں سے غائب ہو گئی اور وہ نجاست اور کوڑا کرکٹ والی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے چاروں طرف مُردار ہڈیاں پڑی ہیں۔ اُسی وقت اُس نے جان لیا کہ یہ ایک شیطانی جال تھا اور میں اس جال میں گرفتار تھا۔ فوراً توبہ کی اور اپنے پیر و مرشِد سَیِّدُ الطَّائِفَہ حضرت سَیِّدُنا جُنید بَغدادی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ مدنی پھول حاصل ہوئے کہ اگرچہ ہم بہت ہی نیک ہوں، ہر دلعزیز ہوں، لوگ ہمارے آگے پیچھے گُھومتے ہوں اور برملا ہم سے اپنی عقیدت (Affection) کا اظہار کرتے ہوں مگر ہمیں چاہئے کہ تمام اولیائے کرام کا ادب واحترام کریں اور ہرگز ہرگز اپنے آپ کو اپنے پیر و مرشد کے مدِمقابل کھڑا نہ کریں بلکہ اپنی شہرت و نام وَری کے مقابلے میں ان کی صحبت میں حاضری اور ان کی قدم بوسی کو ہی عظیم سعادت سمجھیں، تکبُّر کی آفت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرتے رہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کریں کہ جس نے ہمیں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اور بانیٔ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کا دامنِ کرم عطا فرمایا، جن کے ذریعے بہترین اسلامی نقوش پر ہماری تربیت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔

مجھ ناتواں پہ کردو مُرشِد کرم خدارا دے دو مجھے سہارا دے دو مجھے سہارا
شدّت کی بے بسی ہے سخت آفتوں نے گھیرا کردو کرم خدارا دے دو مجھے سہارا

(عطاری ہوں عطاری، ۴۹)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . کشف المحجوب، باب آدابھم فی الصحبۃ، ص ۳۷۷-۳۷۸ ملخصا

www.dawateislami.net

مجلسِ ججز اینڈ وکلاء(Judges And Wokala)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قُرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی جہاں کم و بیش 104 شُعْبہ جات میں دِینِ اسلام کا مدنی پیغام عام کررہی ہے، وہیں ''وَکالت'' (Advocacy)سے مُنْسَلِک اَفراد کی اِصْلاح کے لیے **''مَجْلِسِ ججز اینڈ وکلا''** کے ذَرِیعے انہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اس مَدَنی مَقْصَد **''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ''** کے مُطابِق زِندگی گُزارنے اور فکرِ آخِرت کا مَدَنی ذِہْن دینے میں مصروفِ عمل ہے۔ اس شعبے کے عاشقانِ رسول کے گھروں، دفاتر، بار ایسوسی ایشن وغیرہ میں وقتاً فوقتاً "**مدنی حلقوں**"کا سلسلہ ہوتا رہتا ہے، اس شعبے کے عاشقانِ رسول **ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے** میں بھی شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ مجلس مدرسۃ المدینہ بالغان کی کوشش سے اِس شعبے سے وابستہ اَفراد کو بھی"تعلیمِ قرآن"کی روشنی سے منور کرنے کے لیے **مدرسۃ المدینہ بالغان** کی ترکیب ہوتی ہے، جس میں قرآنِ کریم کی تعلیم فی سبیل اللہ دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ **مجلسِ ججز اینڈ وکلاء** کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے رَبِّ غَفّار مدینے کا

اٰمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے **تکبُّر کی تباہ کاریوں** سے متعلق سنا کہ یہ دنیا و آخرت میں نقصان

کا سبب ہے، لہٰذا ہمیں اس سے چھٹکارا پانے کی سخت ضرورت ہے اور جس طرح جسمانی بیماری کے علاج کیلئے ہم مختلف تدابیر اختیار کرتے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ تکبُّر جیسی باطنی و رُوحانی بیماری کے علاج کی فکر کرتے ہوئے اس کیلئے بھی عملی اقدامات کرنے چاہئیں۔

آیئے! تکبُّر سے نجات پانے کیلئے چند مدنی پھول سنئے اور عمل کی کوشش کیجئے۔ چنانچہ

تکبُّر سے نجات پانے کے چند مدنی پھول

❀ تکبُّر سے نجات پانے کے لئے اس طرح "فکرِ مدینہ" (یعنی اپنا محاسبہ) کیجئے کہ کل جب حَشْر برپا ہو گا اور ہر ایک اپنے کئے کا حساب دے گا تو مجھے بھی اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا، اگر تکبُّر کی وجہ سے میرا رَبّ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ناراض ہو گیا اور مجھے جہنَّم میں جھونک دیا گیا تو جہنم کا ہولناک عذاب کیسے برداشت کر پاؤں گا؟ اس طرح اپنا محاسبہ (Self accountability) کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تکبُّر سے بچنے میں کافی مدد ملے گی۔

❀ تکبُّر اور دیگر بُرائیوں سے نجات کیلئے **دُعا** کا سہارا لیجئے کہ **دُعا مومن کا ہتھیار** ہے۔ لہٰذا دُعا کیجئے کہ یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نیک بننا چاہتا ہوں، تکبُّر اور دوسری تمام بُرائیوں سے جان چھڑانا چاہتا ہوں، مگر نفس و شیطان نے مجھے دبا رکھا ہے، تُو ان کے مقابلے میں مجھے کامیابی عطا فرما، مجھے نیک بنا دے، عاجِزی کا پیکر بنا دے۔

گناہگار ہوں میں لائقِ جہنَّم ہوں — کرم سے بخش دے مجھ کو نہ دے سزا یاربّ
رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے — تِرے حبیب کا دیتا ہوں واسِطہ یاربّ
گناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لا تعداد — مُعاف کر دے نہ سہ پاؤں گا سزا یاربّ
میں کر کے توبہ پلٹ کر گناہ کرتا ہوں — حقیقی توبہ کا کر دے شَرَف عطا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم،۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

❀تکبُّر سے بچنے کیلئے اپنے عیوب پر نظر رکھنا بہت مُفید ہے اور اپنی عادات واطوار کو تقویٰ سے زینت دینا عُیُوب ونَقائص کی پہچان کے لئے بہت مُعاوِن ہے۔❀تکبُّر کا ایک عِلاج یہ بھی ہے کہ جب تکبُّر میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو بندہ اُس کے نقصانات وعذابات پر خوب غور کرے تاکہ اس کے اندر اس ہلاکت خیز عمل یعنی تکبُّر سے بچنے کا جذبہ پیدا ہو۔❀تکبُّر سے نجات پانے کے لئے عاجِزی اختیار کرنا اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھنا بے حد مُفید ہے، عاجزی تکبُّر کی ضد ہے، عاجزی سے لبریز دل میں تکبُّر کیلئے کوئی گُنجائش نہیں۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: تواضُع (یعنی عاجزی) اختیار کرو اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بڑے مرتبے والے بندے بن جاؤ گے اور تکبُّر سے بھی بَری ہو جاؤ گے۔[1]
❀تکبُّر سے نجات کیلئے ہر مسلمان سے سلام کیجئے بلکہ سلام میں پہل کیجئے خواہ وہ امیر ہو یا غریب، بڑا ہو یا چھوٹا۔ ہمارے مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بچوں کو بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت سیِّدُنا اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چند لڑکوں کے پاس سے گزرے تو اُن کو سلام کیا، پھر فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔[2]❀تکبُّر سے نجات پانے کیلئے اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی کوشش کیجئے اور اپنا سامان خود اُٹھایئے۔ **حدیثِ پاک** میں ہے: جس نے اپنا سامان خود اُٹھالیا وہ تکبُّر سے آزاد ہو گیا۔[3]❀اسی طرح صدقہ وخیرات کرتے رہنا بھی دل میں مسلمانوں کی

1…کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، جزء ۲، ۱/ ۴۹، حدیث: ۵۷۲۲

2…بخاری، کتاب الاستئذان، باب تسلیم علی الصبیان، ۴/ ۱۷۰، حدیث: ۶۲۴۷

3…شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع، ۶/ ۲۹۲، حدیث: ۸۲۰۱

ہمدردی پیدا کرنے اور تکبُّر سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ **فرمانِ مُصْطَفٰے** ہے: مسلمان کا صَدَقہ عمر میں زیادَتی کا سبب ہے اور بُری موت سے بچاتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی وجہ سے تکبُّر و فقر اور فخر کو دُور فرما دیتا ہے۔[1] ❀ تکبُّر سے نجات پانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جب کسی سے اختِلافِ رائے ہو، پھر آپ پر ظاہر ہو جائے کہ وہ حق پر ہے تو ضِد کرنے کے بجائے سرِ تسلیم خم کر لیجئے۔ پھر اس کے سامنے اس بات کا اعتِراف کرتے ہوئے بیانِ حق پر اس کی تعریف بھی کیجئے کہ آپ دُرُست فرما رہے ہیں اللہ تعالٰی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اعترافِ حق کا یہ اقرار اگرچِہ نفس پر بہت ہی گراں ہے، مگر مسلسل ایسا کرتے رہنے سے حق کا اعتِراف کرنا ہماری عادت بن جائے گی اور اس کی برکت سے تکبُّر سے بھی جان چھُوٹتی چلی جائے گی۔

❀ تکبُّر سے نجات پانے کیلئے اپنے رُفَقاء کے ساتھ ہوں یا کسی محفل میں کبھی بھی دل میں اس خواہش کو جگہ نہ دیجئے کہ مجھے نُمایاں حیثیت دی جائے، اُونچی جگہ بٹھایا جائے، میری آؤ بھگت کی جائے۔ ہاں! کسی نے ازخود آپ کو نمایاں جگہ پر بیٹھنے کی درخواست کی تو قَبول کرنے میں حرج نہیں۔

امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا مولٰی علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کہیں تشریف فرما ہوئے صاحِبِ خانہ نے حضرت کیلئے مسند حاضر کی، آپ اس پر رونق افروز ہوئے اور فرمایا: کوئی گدھا ہی عزّت کی بات قَبول نہ کرے گا۔[2] ❀ تکبُّر سے نجات پانے کے لئے دوسروں کو بِلاوجہ اپنے پاس بُلانے کے بجائے نفس کے تکبُّر کو توڑنے کیلئے حتَّی الامکان خود چل کر ملاقات کرنے جایئے۔ ❀ تکبُّر سے نجات پانے کیلئے غریبوں کی دعوت بھی قبول کیجئے۔ صِرف امیروں سے تعلُّقات بڑھانے اور ان

---

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ۳/۲۸۴، حدیث: ۴۶۰۹

2 . . . فتاوٰی رضویہ، ۲۳/ ۷۲۰

www.dawateislami.net

کے ہاں دعوتوں پر جانے کے عادی نہ بنئے بلکہ اپنے شناساؤں (یعنی جاننے والوں) میں غریبوں کو بھی شامل کیجئے اور جب وہ آپ کو دعوت دیں تو قبول کیجئے۔ ❀ تکبُّر سے نجات پانے کی غرض سے لباس میں سادگی اختیار کیجئے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ لکھتے ہیں: تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو، وہ ممنوع ہے، تکبُّر ہے یا نہیں؟ اس کی شَناخْت (Identify) یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا، اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آگیا۔ لٰہذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صفت ہے۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے تکبُّر کا انجام اور مسلمانوں کو حقیر جاننے کی مذمّت کے بارے میں سُنا کہ تکبُّر کرنے والا شخص بہت سی بُرائیوں اور اُخروی آفتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

❀ تکبُّر کرنے والا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ دوسروں کیلئے پسند نہیں کرتا۔

❀ تکبُّر کرنے والا عاجزی جیسی عظیم خوبی سے محروم ہو جاتا ہے۔

❀ مسلمانوں سے بغض و کینے کی بدترین خصلت اس کے دل میں اپنی جڑیں مضبوط کرلیتی ہے۔

❀ تکبُّر اسے اپنی جھوٹی عزّت بچانے کیلئے جھوٹ پر اُکساتا ہے۔

❀ تکبُّر کرنے والا غُصّے سے نہیں بچ پاتا۔

❀ تکبُّر کرنے والے کے دل میں مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ نہیں ہوتا۔

❀ تکبُّر کرنے والا بدنصیب نصیحت (Advice) قبول کرنا گوارا نہیں کرتا۔

❀ تکبُّر کی عادت اُسے نیک کاموں سے دُور اور بُرے کاموں پر مجبور کردیتی ہے۔

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶،۳/۴۰۹

www.dawateislami.net

❀ تکبُّر کرنے والا نیک لوگوں بلکہ بزرگوں تک کی صحبت سے اپنے آپ کو دُور کرلیتا ہے۔

❀ تکبُّر کرنے والے کی بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ تکبُّر کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے پسند نہیں فرماتا۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ تکبُّر سے بچنے کے جو علاج ہم نے سُنے، ان کے مطابق اپنے آپ کو اس آفت سے بچانے اور عاجزی اپنانے کی کوشش کریں اور یہ بات پیشِ نظر رکھیں کہ حدیثِ پاک کی روشنی میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبُّر کل قیامت کے دن جنت میں داخلے سے رُکاوٹ بن جائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے طفیل ہم سب کو غرور و تکبُّر کی آفت سے محفوظ فرمائے اور عاجزی و انکساری کا پیکر بنائے اور مرتے دم تک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی عطا فرمائے اور ایمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں شہادت کی موت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سلام کرنے کے مدنی پھول

1 ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے سلام سے متعلق چند مدنی پھول سنئے ❀ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنّت ہے ❀ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصہ 16 صَفْحَہ 102 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں ❀ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرہ سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے ❀ سلام میں پہل کرنا سنّت ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقرَّب ہے ❀ سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بری ہے۔ جیسا کہ مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔[1] ❀ جواب میں وَعَلَیکُمُ السَّلامُ وَ رَحمَۃُ اللہِ وَ بَرَکاتُہٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں ❀ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صفْحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

علم حاصل کرو، جہل زائل کرو　　پاؤ گے راحتیں، قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے، تین دن کے لیے　　ہر مہینے چلیں ، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . شُعَبُ الایمان ج ۶ ص ۴۳۳

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ۣالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

www.dawateislami.net

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

حضرت احمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الھَادِی بَعض بُزُرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے

---

1 …القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2 …افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 …القول البدیع، الباب الاول، ص۱۲۵

www.dawateislami.net

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۔۔۔**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات**۔۔۔) 29 محرم الحرام 1438ھ 19 اکتوبر 2017

فیضانِ مدنی مذاکرہ جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

1۔۔۔الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

2۔۔۔مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة۔۔۔الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

3۔۔۔تاریخ ابن عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے یعنی **21اکتوبر کو بھی** بعد نمازِ عشاء تقریباً **08:15pm** ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہو گا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ "تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں"۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ "**شیطان کے بعض ہتھیار**" مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوا ہے، اس رسالے میں کیا ہے؟ سنئے! (۞) تعزیت کسے کہتے ہیں؟ (۞) غربت کے فضائل (۞) خود کو اہم شخصیت سمجھنا کیسا؟ (۞) رِیاکاری کا دردناک عذاب (۞) خود پسندی کی تباہ کاریاں (۞) اِخلاص کی 5 تعریفات (۞) بدگمانی کی تباہ کاریاں اور اس کے علاوہ مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے "**امیرِ اہلسنّت** کا رسالہ "**شیطان کے بعض ہتھیار**" کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیت سے گھر گھر، دکان دکان یہ رسالہ تقسیم بھی کیجئے۔ جیبی سائز (07) بڑا سائز (15) روپے

الحمد للہ عزّوجل! مجلس تراجم کی طرف سے اس رسالے کا (08) زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے "جن میں تامل، انگلش اور رومن اردو شامل ہیں۔ یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آوٹ بھی کیا جا سکتا ھے۔

رسالہ "(**تکبر**)" اس رسالے کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے: (۞) تکبر کی تعریف؟ (۞) تکبر کی مثالیں؟ (۞) تکبر کے نقصانات (۞) تکبر پر ابھارنے والے (8) اسباب اور ان کا علاج۔۔۔۔۔(30) روپے

رسالہ" (**بُغض و کِینہ**)" اس رسالے میں آپ پڑھ سکیں گے: (۞) مسلمان سے بغض و کینہ رکھنے کا شرعی حکم

کیا ہے؟(۞) کینہ رکھنے والوں کو کن نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے؟(25) روپے

آج کے **ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں** میں "**نماز قضا کرنا کیسا؟**" کے موضوع پر سیکھنے سکھانے کا سلسلہ ہو گا اور "**بیتُ الخلاء سے باہر آنے کے بعد کی دُعا**" یاد کروائی جائے گی"۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے فکرِ مدینہ کروائی جائے۔

﴿4﴾... نماز قَضَا کرنا

ہر مکلف یعنی عاقِل و بالغ (مَرد و عورت) پر نماز فرضِ عین ہے۔ اس کی فرضیت کا مُنْکِر کافِر ہے۔[1] یہ ایمان اور اہلسنت و جماعت کے مُطابِق عقائد کی دُرُستی کے بعد تمام فرائض میں انتہائی اہم و اَعْظَم فرض ہے۔[2]

"نماز قضا کرنے" کے متعلق مختلف اَحکام

(۱): بِلا عُذرِ شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے۔ اس پر فرض ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے تَوبہ کرے۔ توبہ جب ہی (یعنی اُسی وَقْت) صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے۔[3] **(۲):** جو عقل سلامت ہونے اور قدرت رکھنے کے باوجود جان بوجھ کر نماز یا روزہ چھوڑ دے ہر گز **اللہ** کا ولی نہیں ہو سکتا۔[4] **(۳):** فقہائے کِرَام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: سوتے میں یا بُھولے سے نماز قضا ہو گئی تو اس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وَقْتِ مکروہ نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے، تاخیر مکروہ ہے۔[5] **(۴):** جس کے ذمے قضا نمازیں ہوں ان کا جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر بال بچوں کی پرورش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے لہٰذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فرصت کا جو وَقْت ملے

1...بہارِ شریعت، حصّہ سوم، نماز کا بیان، ۱/۴۴۳.
2...بہارِ شریعت، حصّہ سوم، نماز کا بیان، ۱/۴۳۳، بتغیر قلیل.
3...بہارِ شریعت، حصہ چہارم، قضا نماز کا بیان، ۱/۷۰۰، ملتقطًا.
4...فتاویٰ رضویہ، ۱۴/۴۰۹، ملخصاً.
5...نماز کے احکام، قضا نمازوں کا طریقہ، ص۳۲۷.

www.dawateislami.net

اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔[1] **مدنی مشورہ:** قضا کی ہوئی نمازیں پڑھنے کا طریقہ اور تفصیلی اَحکام جاننے کے لئے شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت حضرت علّامہ ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے **"قضا نمازوں کا طریقہ"** کا مُطالعہ کیجئے۔

آیتِ مُبارَکہ

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ (پ۱۶، النساء: ۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے جنہوں نے نمازیں گنوائیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں غی کا جنگل پائیں گے۔

غَیّ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم کی وادیاں بھی پناہ مانگتی ہیں۔[2]

حدیث شریف: سرکارِ مدینہ مُنوَّرہ، سردارِ مکہ مکرَّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: آج رات دو شخص (یعنی حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرضِ مُقدَّسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سِرہانے ایک شخص پتھر اُٹھائے کھڑا ہے اور پتھر سے اُس کا سر کچل رہا ہے، ہر بار کچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فِرِشتوں سے کہا: سُبْحٰنَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ! یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: آگے تشریف لے چلئے (مزید مَنَاظِر دِکھانے کے بعد) فِرِشتوں نے عرض کی کہ پہلا شخص جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قرآن پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وَقْت سو جاتا تھا۔[3]

نماز قضا ہونے کے 4 اسباب

1...بہارِ شریعت، حصہ چہارم، قضا نماز کا بیان، ۱/۷۰۶.

2...خزائن العرفان، پ۱۶، مریم، تحت الآیۃ:۵۹، ص۵۷۸.

3...بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرویا بعد صلاۃ الصبح، ص۱۷۱٤، حدیث:۷۰٤۷، ملخصًا.

(۱): بے نمازیوں کی صحبت (۲): سستی و کاہلی (۳): مال جمع کرنے کی حرص کہ ایسے لوگ کاروبار وغیرہ میں مشغولیت کے سبب نماز پڑھنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ **(۴): لہو ولعب** (کھیل کود) **اور فضول کاموں میں کثرت سے مشغولیت** کہ فضولیات میں پڑے آدمی کے دل سے اپنا قیمتی وَقت ضائع ہونے کا اِحساس جاتا رہتا ہے اور وہ انہیں کی فِکر میں ہر وَقت مدہوش رہتا ہے۔

پابندِ نماز بننے کے لئے

❀ پابندِ نماز، نیک پرہیز گار لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے اور بُری صحبت ترک کیجئے۔ ❀ نماز پڑھنے کے فضائل وبرَکات اور ترکِ نماز کی عذابات پڑھئے / سُنئے اور اپنے نازک بدن پر غور کیجئے کہ نماز قضا کرنے کے سبب اگر ان میں سے کوئی عذاب ہم پر مسلط کر دیا گیا تو ہمارا کیا بنے گا۔ ❀ یہ بات ذِہن میں اچھی طرح بٹھالیجئے کہ جو رِزق قسمت میں ہے وہ مِل کر رہے گا اور تقدیر سے زیادہ کسی کو کچھ نہیں مِل سکتا لہٰذا مال جمع کرنے کی حرص میں نماز سے غفلت برتنا سراسر خسارہ ہے۔ ❀ خود کو فائدہ مند اور ضروری کاموں میں مصروف رکھئے اور غیر ضروری کاموں سے پیچھا چھڑائیے۔

ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں میں یاد کروائی جانے والی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جدْوَل کے مُطابِق **"بَیْتُ الْخَلَا سے باہر آنے کے بعد کی دعا"** یاد کروائی جائے گی، دعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اَذِیَّت دُور کی اور مجھے عافیت دی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

[1] ... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطھارات، مایقول إذا خرج من المخرج، ۱/ ۱۲، حدیث: ٤ .

www.dawateislami.net